بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

محترم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

اُمید ہے آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہونگے۔آمین۔مورخہ ۴/اکتوبر۲۰۱۲ کو آپ سے ملاقات ہوئی جس میں آپ نے سلطانی صاحب کو اسکائپ کے ذریعے شامل کیا۔اس ملاقات میں جو باتیں آپ اور سلطانی صاحب سے ہوئیں اور جن پر ہم سب نے اتفاق کیا وہ یہ تھیں:

(۱) کہ اھدِنَــــا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ۔صِرَاطَ الَّذِینَ أَنعَمتَ عَلَیھِم سے یہ بات ثابت ہے کہ اُمتِ محمدیہ کیلئے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پاتے رہے۔اور یہ اُمت ان انعامات کے علاوہ وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں بھی پائے گی جن کے رو سے انبیاء علیہ السلام نبی کہلاتے رہے۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد براہِ راست نبوت کا دروازہ قیامت تک بند ہے۔آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی حقیقی نبی یعنی ایسا نبی جو کہ آزاد نبی ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے ہٹ کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہو، قیامت تک نہیں آ سکتا۔نیز اس بات پر بھی اتفاق ہوا کہ تشریعی نبوت کا دروازہ قیامت تک بند ہے اور اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شریعت والا نبی نہیں آ سکتا۔

(۳) نیز حضور علیہ السلام کی کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' کی روشنی میں ہی اس بات پر بھی اتفاق ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت جاری ہے، وہ ظلّی نبوت ہے، بروزی نبوت ہے، امتی نبوت ہے۔اور بلاشبہ ایسا نبی ظلّی نبی، بروزی نبی اور امتی نبی کہلاتا ہے۔اور یہ ظلّی نبوت کی چادر، جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے، خدا تعالیٰ جس پر خود چڑھاتا ہے اور جس کو نبی قرار دیتا ہے وہ ہی اس نبوت پر فائز ہوتا ہے۔نہ کہ ہر مجدد جو مکالمہ ومخاطبہ پاتا ہے لوگ اس کو نبی کہہ سکتے ہیں۔اس پر سلطانی صاحب نے بالخصوص کہا کہ درست ہے جس کو خدا تعالیٰ نبی بنائے گا وہ ہی نبی ہوگا۔

آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ مندرجہ بالا باتیں ہم نے حضور علیہ السلام کی مندرجہ ذیل عبارت کو باآواز بلند پڑھ کر اس پر بات کی اور میں نے اس پر سلطانی صاحب سے دریافت بھی کیا تھا کہ کیا آپ حضور علیہ السلام کی اس عبارت سے اتفاق کرتے ہیں کہ ''اس اُمت کیلئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی پا چکے۔'' اور کہا کہ کیا آپ حضور علیہ السلام کی اس عبارت کو درست مانتے ہیں۔تو انہوں نے کہا تھا کہ ہاں میں اس سے اتفاق کرتا ہوں جس پر میں نے سلطانی صاحب اور آپ سے کہا کہ پھر تو جماعت احمدیہ اصلاح پسند اور جماعت احمدیہ حقیقی کا نبوت کے معاملے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔لہٰذا یہ مسئلہ تو حل ہوگیا۔حضور علیہ السلام کی مذکورہ بالا عبارت یہ تھی ''اھدِنَــــا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ۔صِرَاطَ الَّذِینَ أَنعَمتَ عَلَیھِم ـــ یہ ضرور یاد رکھو کہ اس اُمت کیلئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت لَا یُظھِرُ عَلَی غَیبِہِ أَحَداً إِلَّا مَنِ ارتَضَی مِن رَّسُولٍ سے ظاہر ہے پس مصفّٰی غیب پانے کیلئے نبی ہونا ضروری ہوا اور آیت أَنعَمتَ عَلَیھِم گواہی دیتی ہے کہ اس مصفّٰی غیب سے یہ اُمت محروم نہیں اور مصفّٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہِ راست بند ہے اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کیلئے محض بروز اور ظلّیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔فتدبر۔''(روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۹ بمعہ حاشیہ)

''سو یاد رکھنا چاہیے کہ ان معنوں کے رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں ہے۔اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا ہے۔اگر خدا سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیے تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے۔۔۔پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کرسکتا ہوں اور جب خود خدا تعالیٰ نے میرے یہ نام رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کروں۔۔۔اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔اور اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کرکے پکارا ہے سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔۔۔''

(روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۹ تا ۲۱۱)

سلطانی صاحب نے اس بات کا بھی اضافہ کیا تھا کہ یہ ظلّی نبوت اپنے مقام ومرتبہ کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی نبوتوں سے بڑھ کر ہوسکتی ہے اور آپ نے یہ بات حضور علیہ السلام کیلئے کی کہ آپ کی ظلّی نبوت پہلی نبوتوں سے بڑھ کر تھی۔سلطانی صاحب نے اس کتاب سے اس عبارت کو بھی پڑھا جس میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں

ظلّی طور پر خاتم النبیّن ہوں اور مجھ سے سوال کیا کہ کیا خاتم النبیّن اور بھی آ سکتے ہیں؟ جس پر میں نے عرض کیا کہ مرزا صاحب علیہ السلام نے اپنے آپ کو ظلّی طور پر خاتم کہا ہے اور خاتم النبیّن ایک ہی ہوا کرتا ہے نہ کہ بہت سارے۔ بحرحال اگر ایک سے زیادہ ظلّی یا بروزی خاتم النبیّن بھی آئیں گے تو وہ یقیناً ثبوت کے ساتھ آئیں گے اور جب وہ اپنا (ناقابل تردید) ثبوت پیش کریں گے تو پھر ہم انہیں بھی مان لیں گے۔

حسبِ عادت سلطانی صاحب نے سب کچھ مان کر انکار کی ہلکی سی آواز اٹھائی کہ اس میں کچھ باریکیاں ہیں اختلاف ہیں اور پھر تقریباً پوری کتاب پڑھ ڈالی اور ان کو یہ باریکیاں یا اختلاف اس کتاب میں نہ مل سکیں۔ اور آخر کار با آواز بلند اس بات کو کہا گیا کہ نبوت کے مسئلہ پر جماعت احمدیہ اصلاح پسند اور جماعت احمدیہ حقیقی کے درمیان کوئی اختلاف نہیں اور اس رضامندی پر اس میٹنگ کو ختم کیا گیا۔

اس کے بعد پھر بروز ہفتہ، ۶/ اکتوبر کے روز، سلطانی صاحب سے آپ کی موجودگی میں بات ہوئی۔ اس بات چیت کا ذکر فی الحال چھوڑتا ہوں۔ صرف اس قدر عرض کرتا ہوں کہ اس دن سلطانی صاحب نے حضور علیہ السلام کے ظلّی، بروزی اور امتی نبی ہونے سے انکار کر دیا۔ اس پر آپ نے سلطانی صاحب کو یاد کروایا کہ سلطانی صاحب، اس پر (یعنی حضور علیہ السلام کے ظلّی، بروزی اور امتی نبی ہونے) پر کل اتفاق ہو گیا تھا اور آپ یہ بات کہتے رہے اور سلطانی صاحب اپنی دُھن میں مگن اپنی رٹ لگاتے رہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ سلطانی صاحب کی طرح حضور علیہ السلام کی اس بات سے کبھی منحرف نہیں ہوں گے کہ (۱) ''اس اُمت کیلئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے'' (۲) ''(اس امت کیلئے۔ ناقل) منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔'' کیونکہ یہ بات آپ علیہ السلام نے قرآن مجید کی آیت اهدِنَــــا الصِّراطَ المُستَقِيمَ۔ صِراطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِم کی روشنی میں بیان فرمائی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو حکم وعدل بنا کر بھیجا ہے۔ اسلئے میں تو اپنی عافیت اسی میں سمجھتا ہوں کہ حضور علیہ السلام کی اس بات پر قائم ہو جاؤں جس کو قرآن مجید کی تائید حاصل ہے۔ اور میں یہ امید کرتا ہوں کہ آپ بھی اسی میں اپنی عافیت سمجھتے ہونگے کہ قرآن مجید کو اور حضرت حکم وعدل علیہ السلام کو اپنا اصول بنالیں۔ جہاں ان دونوں میں کسی قسم کا اختلاف پایا جاتا ہو تو دونوں میں تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اگر ایسا نہ ہو سکتا ہو تو پھر قرآن مجید کی بات کو حتمی مان کر حضور علیہ السلام کی بات کو چھوڑ دیں۔ اور یہی حضور علیہ السلام کی تعلیم ہے جس کا آپ کو بخوبی علم ہے۔

لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اگر آپ حضور علیہ السلام کی مندرجہ بالا دونوں باتوں (جس کا تفصیلی حوالہ میں نے شروع میں درج کیا ہے) کو اور اس تیسری بات کو کہ ''اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں'' کو ہمیشہ یاد رکھیں تو پھر آپ دیکھیں گے کہ حضور علیہ السلام کی کسی اور عبارت کو سمجھنے میں آپ کو کوئی مشکل نہیں ہوگی اور نبوت کے مسئلہ پر حضور علیہ السلام کی ہر عبارت قرآنی موقف یا دوسرے الفاظ میں حضور علیہ السلام کی اوپر بیان کردہ دونوں باتوں کے مطابق ہوگی۔ مثال کے طور پر ہم حضور علیہ السلام کی اس عبارت کو لیتے ہیں، جس پر رائے دینے کیلئے آج دوپہر آپ نے کہا ہے۔ یہ عبارت روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۶ تا ۲۸ حاشیہ میں درج ہے۔ آئیں اب ہم اوپر بیان کردہ اصول پر حضور علیہ السلام کی اس عبارت کو دیکھتے ہیں کہ اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''۔۔۔ اور پھر دوسری طرف اُسی منہ سے میری نسبت رائے ظاہر کرتے ہیں کہ گویا میری جماعت درحقیقت مجھے رسول اللہ جانتی ہے اور گویا میں نے درحقیقت نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اگر راقم صاحب کی پہلی رائے صحیح ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہوں تو پھر یہ دوسری رائے غلط ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں خود نبوت کا مدعی ہوں۔۔۔ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔ مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکا لگ جانے کا احتمال ہے۔ لیکن وہ مکالمات اور مخاطبات جو اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے مجھ کو ملے ہیں جن میں یہ لفظ نبوت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے ان کو میں بوجہ مامور ہونے کے مخفی نہیں رکھ سکتا۔ لیکن بار بار کہتا ہوں کہ ان الہامات میں جو لفظ مُرسَل یا رسول یا نبی کا میری نسبت آیا ہے۔ وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے۔ اور اصل حقیقت جس کی میں علیٰ رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں یہی جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا۔'' (ایضاً صفحہ ۲۶۔۲۷۔ حاشیہ)

مندرجہ بالا عبارت میں حضور علیہ السلام نے صرف حقیقی نبوت یعنی شریعت والی نبوت اور آزاد نبوت کے قیامت تک بند ہونے پر شہادت دی ہے اور اس قسم کے نبی ہونے سے انکار کیا ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام کی اصولی عبارت مَیں پہلے ہی درج کر چکا ہوں جس میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں'' اور جہاں کہیں آپ نے حقیقی نبوت کا لفظ استعمال فرمایا ہے اس سے مراد اسی قسم کی نبوت یا آزاد نبوت یا دوسرے لفظوں میں براہِ راست نبوت مراد ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام اسی عبارت میں آگے فرماتے ہیں۔ ''غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہِ راست

نبی اللہ بننا چاہتا ہے تو وہ ملحد بے دین ہے۔'' (ایضاً صفحہ ۲۷۔حاشیہ)۔حضور علیہ السلام کی اس عبارت سے یہ بات ایک دفعہ پھر ثابت ہوتی ہے کہ حقیقی نبوت یعنی براہِ راست نبوت یا آزاد نبوت یا شریعت والی نبوت قیامت تک بند ہے۔اور جو نبوت جاری ہے وہ غیر حقیقی ظلّی یا بروزی یا امتی نبوت ہے۔حقیقی نبوت کیا ہوتی ہے، یہ بات تو بارہا بیان ہو چکی لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ غیر حقیقی نبوت سے کیا مراد ہے؟ اس سے یہ مراد ہے کہ بغیر شریعت والی غلام یا بالواسطہ نبوت یا دوسرے لفظوں میں ایسی نبوت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے ہٹ کر نہ ہو بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل غلامی میں ہو غیر حقیقی نبوت ظلّی یا بروزی یا امتی نبوت کہلاتی ہے۔اور حضور علیہ السلام نے اس قسم کی نبوت کو ظلّی، بروزی اور امتی نبوت کے نام سے موسوم کیا ہے۔اس اُمت میں نبوت کا انعام پانے والے یا نبی کہلائے جانے والے وہ لوگ ہو سکتے ہیں جن کو حضورؑ کے بیان کردہ الفاظ۔''اس اُمت کیلئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے ہیں۔پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔'' کے تحت نبوت ملے گی۔یعنی ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پہلے انبیاء کی طرح خود مبعوث فرمائے گا اور پھر وہ اپنا دعویٰ اپنی قوم کے سامنے پیش کریں گے۔چنانچہ ان کے دعویٰ پر ایمان لانا ضروری ہوگا اور انکار کرنے والے فاسق اور مجرم ٹھہریں گے۔ثانیاً۔حضورؑ کے مذکورہ بالا الفاظ کے مطابق اُمت میں وہ لوگ بھی ہونگے جنھیں اللہ تعالیٰ دین اسلام کی تجدید کیلئے اپنے وعدہ کے مطابق ہر صدی کے سر پر کھڑا کرتا رہے گا۔جیسا کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔''اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔'' (ابوداؤد کتاب الملاحم) کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت کیلئے ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو اسکے دین کی تجدید کرتا رہے گا۔

یہ لوگ (مجددین) آنحضرت ﷺ کے فرمان (علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل ۔میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہونگے) کے مطابق نبیوں کی مانند ہونگے بے شک اِن میں سے کسی کی وحی میں نبی اور رسول کے الفاظ بھی آجائیں۔اور حضورؑ کے فرمان کے مطابق آیت اِستخلاف کی روشنی میں اِن صادقوں (مجددین) کا انکار بھی فسق و فجور میں داخل ہے۔جیسا کہ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔''یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے ہاں گمشدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے وَ مَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ ۔یعنی بعد اسکے جو خلیفے (مجدّد۔ناقل) بھیجے جائیں پھر جو شخص اِنکا منکر رہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔'' (شہادت القرآن۔روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۴۴)

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے فرمان کے مطابق جب عمومی غیر موعود مجددین کا انکار بھی فسق فجور میں داخل ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق نزول فرمانے والا مسیح عیسیٰ ابن مریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے زکی غلام مسیح الزماں کا انکار تو اور زیادہ سنگین جرم ہے کیونکہ وہ نا صرف موعود ہے بلکہ وہ بطور مثیل حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی پیشگوئی اور اُمتی نبوت میں بھی داخل ہے۔

اسی عبارت میں حضور علیہ السلام مزید فرماتے ہیں''لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ جیسا کہ ابھی ہم نے بیان کیا ہے بعض اوقات خدائے تعالیٰ کے الہامات میں ایسے الفاظ استعارہ اور مجاز کے طور پر اس کے بعض اولیاء کی نسبت استعمال ہو جاتے ہیں اور وہ حقیقت پر محمول نہیں ہوتے سارا جھگڑا یہ ہے جس کو نادان متعصب اور طرف کھینچ کر لے گئے ہیں۔آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے وہ انہی مجازی معنوں کے رو سے ہے جو صوفیاء اکرام کی کتابوں میں مسلّم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الٰہیہ کا ہے۔ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔'' (ایضاً صفحہ ۲۸)

اس عبارت میں حضور علیہ السلام نے جو فرمایا ہے، وہ بالکل درست بات ہے کہ بعض اوقات خدا تعالیٰ کے الہامات میں کسی مجدد کے متعلق نبی کا لفظ آجاتا ہے اور اس قسم کا نبی محض استعارہ اور مجاز کے طور پر نبی کہلاتا ہے۔لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا حضور علیہ السلام صرف اسی طور سے نبی ثابت ہوتے ہیں یا کہ آپ سورہ فاتحہ (۶۔۷) میں دیئے گئے وعدہ کے مطابق نبی ثابت ہوتے ہیں۔یعنی کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا اور پھر کیا آپ نے دعویٰ بھی کیا تھا یا نہیں؟ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف الہامات میں رسول اور نبی کے نام سے پکارا بلکہ آپ کو رسول اور نبی کے طور پر مبعوث بھی فرمایا اور پھر آپ نے دعویٰ بھی کیا تو پھر آپ کی نبوت محض استعارہ اور مجاز کے طور پر نہیں بلکہ آپ کی نبوت اُمتی اور ظلّی ہوگی اور آپ کی نبوت کا انکار کرنے والے فاسق اور مجرم کہلائیں گے۔آئیں اب ان الہامات پر ایک نظر ڈالتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول اور نبی کے طور پر مبعوث فرمایا تھا۔

(ا)''جَآءَ نِیَ اٰئِلٌ وَّاخْتَارَ۔ وَاَدَارَ اِصْبَعَہٗ وَاَشَارَ۔یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنَ الْعِدَاوَیَسْطُوْ بِکُلِّ مَنْ سَطَا۔ آئل جبریل ہے،فرشتہ بشارت دینے والا۔ترجمہ:۔آیا میرے پاس آئل، اور اُس نے اختیار کیا (چن لیا تجھ کو) اور گھمایا اُس نے اپنی اُنگلی کو، اور اشارہ کیا کہ خدا تجھے دشمنوں سے بچائے گا اور ٹوٹ کر پڑے گا اُس شخص پر جو تجھ پر اُچھلا۔'' (تذکرہ صفحہ ۳۶۹)

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جس کو حضرت جبریل امین علیہ السلام آکر چن لیں، کیا وہ رسول اور نبی نہیں ہوتا؟؟۔اور جو وحی حضرت جبریل امین لائیں وہ وحی رسالت اور وحی نبوت

نہیں ہوتی؟؟؟؟ یہ بات بھی درست ہے کہ شریعت والی وحی قیامت تک بند ہے۔(آپ علیہ السلام پر جبریل امین کا نزول ۲۲ جنوری ۱۹۰۳ کے الہام سے بھی ثابت ہے دیکھیں تذکرہ صفحہ ۴۳۷)

(۲)''اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اَحْمَدُ اِلٰی قَوْمِهٖ فَاَعْرَضُوْا وَقَالُوْا کَذَّابٌ اَشِرٌ۔۔۔هُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ وَتَهْذِیْبِ الْاَخْلَاقِ۔۔۔اَللّٰهُ وَلِیٌّ حَنَّانٌ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ تَحْکُمُوْنَ۔ ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تب لوگوں نے کہا کہ یہ کذّاب ہے۔۔۔خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اِس عاجز کو ہدایت اور دینِ حق اور تہذیبِ اخلاق کے ساتھ بھیجا۔۔۔خدا دوست اور مہربان ہے۔اس نے قرآن سکھایا۔پس تم قرآن کو چھوڑ کر کِس حدیث پر چلو گے۔'' (تذکرہ صفحہ ۳۲۰۔۳۲۲)

مندرجہ بالا الہام میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو بطور رسول مبعوث فرمایا ہے۔اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ بتائیں کہ آپ قرآن کو چھوڑ کر کِس حدیث پر چلنا چاہتے ہیں۔حدیث لا نبی بعدی پر؟ وہ بھی غلط تاویل کے ساتھ۔سوچیں؟؟ اس حدیث کا بھی صرف اسقدر مطلب ہے کہ حقیقی یعنی شریعت والی اور آزاد نبوت بند ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ملنے والی نبوت کو قرآن کریم نے قیامت تک کیلئے جاری کیا ہے۔

(۳)''هُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ۔لَامُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِهٖ۔یَقُوْلُوْنَ اَنّٰی لَکَ هٰذَا۔اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ۔وَاَعَانَهٗ عَلَیْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ۔اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ۔۔ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اُس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔خدا کی باتیں پُوری ہو کر رہتی ہیں کوئی اُن کو بدل نہیں سکتا۔اور لوگ کہیں گے کہ یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہوا؟ یہ جو الہام کر کے بیان کیا جاتا ہے یہ تو ایک انسان کا قول ہے اور دوسروں کی مدد سے بنایا گیا ہے۔اے لوگوں! کیا تم ایک فریب میں دیدہ و دانستہ پھنستے ہو؟'' (تذکرہ صفحہ ۵۳۸۔۵۳۹)

اس الہام میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو بطور رسول مبعوث فرمایا ہے۔اور تذکرہ بھرا پڑا ہے اس قسم کے الہامات سے۔آپ ساری زندگی حضور علیہ السلام کو نبی مانتے رہے ہیں اور اب محض اپنی اَنا کی خاطر دیدہ و دانستہ اپنے آپکو دھوکہ دیکر اس دجّل میں پھنس رہے ہیں۔ورنہ حقیقت یہی ہے کہ جب قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کی غلامی میں نبوت کو جاری رکھا ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ علیہ السلام کو اپنے کلام میں ایک دفعہ نہیں بلکہ چار دفعہ نبی اللہ فرمایا ہے۔اور پھر حضرت جبریل امینؑ آپ کو مبعوث کرنے کیلئے بھیجے گئے۔خدا نے آپ کو نبی اور رسول کے طور پر مبعوث کیا اور کثرت سے الہامات میں آپ علیہ السلام کو رسول اور نبی کہہ کر پکارا۔یہاں تک کہ زمین کو بھی الہام کیا اور بتایا کہ یہ شخص میرا نبی ہے اور پھر وہ بھی کہہ اٹھی کہ ''اے نبی اللہ! میں تم کو نہیں پہچانتی تھی'' (الہام ۸ فروری ۱۹۰۶ء)۔اور پھر آپؑ نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا۔ کیا ان سب شہادتوں کے بعد آپ دیدہ و دانستہ حضور علیہ السلام کی نبوت سے انکار کریں گے؟؟؟

(۴)وَقَالُوا لَسْتَ مُرْسَلًا۔قُلْ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ۔ اور کہیں گے کہ یہ خدا کا فرستادہ نہیں ہے۔کہہ میری سچائی پر خدا گواہی دے رہا ہے اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔'' (تذکرہ صفحہ ۵۵۱)

اب آپ دیکھیں کہ حضور علیہ السلام کی رسالت اور نبوت پر اللہ کی گواہیاں موجود ہیں۔اور پھر قرآن کریم کی روشنی میں حضور علیہ السلام بارہا اپنی کتابوں میں فرما چکے ہیں کہ اس امت میں نبوت اسی طرح جاری ہے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جاری تھی۔اور خود آپ علیہ السلام کا دعویٰ نبوت بھی ثابت ہے۔پھر یہ ساری شہادتیں چھوڑ کر آپ سلطانی صاحب کے پیچھے حضور علیہ السلام کو غیر نبی ثابت کرنے چل پڑے ہیں؟؟

(۵)''هٰذَا مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّکَ یُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکَ۔ یہ مرتبہ تیرے ربّ کی رحمت سے ہے وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔'' (تذکرہ صفحہ ۵۳۹)۔

قرآن مجید کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جس پر خدا اپنی نعمت پوری کر دے وہ نبی نہیں بلکہ خاتم الانبیاء بن جاتا ہے۔اور سلطانی صاحب جو کتاب اللہ کے علم سے بے نیاز ہیں وہ آپ علیہ السلام کو نبی کی بجائے محدث اور صرف استعارہ میں نبی ثابت کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ حضور علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرماتا کہ ''یُرِدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ۔ دشمن ارادہ کریں گے کہ اپنے مُنہ کی پھونکوں سے خدا کے نور کو بُجھا دیں اور خدا اپنے نور کو پُورا کرے گا اگرچہ کافر کراہت ہی کریں۔'' سلطانی صاحب! جس پر اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کر دے یعنی کامل کر دے تو وہ صرف نبی ہی نہیں بلکہ رحمۃ اللعالمین بن جاتا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ ''وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔'' (تذکرہ صفحہ ۵۴۷) یہ ہے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی نبوت اور مقامِ نبوت جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی غلامی میں بخشا ہے یعنی آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں صرف ایک نبی ہی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ظلّی اور بروزی طور پر خاتم الانبیاء اور رحمۃ اللعالمین بھی ہیں اور آپ کی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام نبیوں سے بڑھ کر ہے۔اور آپ کا مقام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل غلامی میں یہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّبْعَثَکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ خدا نے ارادہ کیا ہے جو تجھے وہ مقامِ بخشے جس میں تو تعریف کیا جائے گا۔'' (تذکرہ صفحہ ۵۵۸) سلطانی صاحب!

کیا جس کوخدارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں مقامِ محمود بخش دے وہ استعارۃً نبی ہوتا ہے؟؟؟ اور پھر جس کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں مقام محمود پر بیٹھا کر یہ فرمادے کہ ''یٰسٓ۔ اَنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ اے سردار! تُو خدا کا مُرسل ہے۔راہِ راست پر۔'' (تذکرہ صفحہ ۵۶۲) سلطانی صاحب! جسے خدارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں (ظلّی اور بروزی طور پر) خاتم الانبیاء اور رحمۃ اللعالمین اور سردار بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے اونچے آسمان پر بیٹھا دے اور تمام مخلوق کواس کی تعریف کا حکم دے وہ غیر نبی یا استعارۃً نبی ہوتا ہے؟؟؟ ہرگز نہیں۔

(۶) ''دُنیا میں ایک نبی آیا مگر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا'' نوٹ ''ایک قراءت اِس الہام میں یہ بھی ہے کہ دُنیا میں ایک نذیر آیا۔اور یہی قراءت براہین احمدیہ میں درج ہے۔اور فتنہ سے بچنے کے لئے یہ دوسری قراءت درج نہیں کی گئی۔'' (تذکرہ صفحہ ۸۱)

یہ سلطانی صاحب جیسے فتنہ پرداز لوگوں کے گمراہ ہوجانے کے ڈر سے آپ نے شروع میں لفظ نبی کی تاویل کرنی شروع کردی تھی مگر جب اللہ تعالیٰ نے مجبور کیا تو پھر آپ نے کھل کر اپنا دعویٰ نبوت لوگوں کے سامنے پیش کیا۔قرآن مجید کھول کر دیکھ لیں کہ کیا جس کسی کو خدا نے نذیر بنا کر دنیا میں بھیجا تھا، وہ اللہ کا نبی تھا یا کہ نہیں۔حضور علیہ السلام سے اس کی کوئی تاویل نہ ہوسکی جس سے آپ لوگوں کے گمراہ ہونے کا خیال کر کے اسے کوئی معمولی معنی پہنا دیتے چنانچہ آپ نے اس الہام کو ایک دفعہ شائع کرنے کے بعد درج کرنے سے اجتناب کیا۔

(۷) ''اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔'' ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا ہے جو تمہارا نگران ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔(تذکرہ صفحہ ۵۲۴)

(۸) ''اِنِّىْ مُرْسِلُكَ اِلٰى قَوْمٍ مُّفْسِدِيْنَ۔وَاِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ وَاِنِّىْ مُسْتَخْلِفُكَ اِكْرَامُ۔ اِنَّ وَعْدَه كَانَ مَفْعُوْلًا وَّهُوَ اَصْدَقُ الصَّادِقِيْنَ۔'' ترجمہ:۔مَیں تجھے ایک مُفسد قوم کی طرف بھیجتا ہوں۔اور مَیں تجھے لوگوں کا امام بناتا ہوں۔اور مَیں تجھے اِکرام سے خلیفہ مقرر کرتا ہوں جیسا کہ پہلے لوگوں میں میری سُنّت رہی ہے۔(تذکرہ صفحہ ۲۳۹)

کیا پہلے لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی یہ سنت نہیں رہی کہ رسول اور نبی ہی خلیفہ مبعوث ہوا کرتے تھے؟ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو رسول اور نبی کے طور پر مبعوث کیا تھا جیسا کہ مندرجہ بالا الہامات سے ثابت ہوتا ہے اور پھر آپ نے رسول اور نبی ہونے کا دعویٰ بھی کیا تھا جیسا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱) ''میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحیِ الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا'' (تذکرہ صفحہ ۵۶)

(۲) ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔'' (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۷)

(۳) ''سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کرسکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اُس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۹۷۔حضور علیہ السلام کا خط ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور)

(۴) میں نے بار بار بیان کردیا ہے کہ یہ کلام جو میں سناتا ہوں یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور میں خدا کا ظلّی اور بروزی طور پر نبی ہوں۔'' (تحفۃ الندوۃ صفحہ ۴)

(۵) ''پس میں امتی بھی ہوں اور ظلّی طور پر نبی بھی ہوں اسی کی طرف وہ وحی الٰہی بھی اشارہ کرتی ہے جو حصص سابقہ براہین احمدیہ میں ہے۔ كل بركة من محمد صلى الله عليه و سلم فتبارك من علّم و تعلّم۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ۱۸۸۔۱۸۹)

اب آپ نے دیکھ لیا کہ حضور علیہ السلام کی نبوت ہر رنگ ((''اس اُمت کیلئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے ہیں۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔'')) میں بلا شک وشبہ ثابت شدہ ہے۔اسی پر اللہ کی شہادت ہے اور اسی پر قرآن مجید کی شہادت ہے اور اسی پر حضور علیہ السلام کی شہادت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور آپ کے مجدد صاحب کو بھی اسے اچھی طرح سمجھنے کی اور اس پر قائم رہنے کی اور دوسروں کو قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔ثم آمین۔

والسلام، خاکسار

منصور احمد

☆☆☆☆☆☆